S_1999_5_117_123

عدالت عظمیٰ رپورٹس 1999 ایس یو پی پی 5 ایس سی آر

مامو اور دیگر

بنام

کمیٹی آف مینجمنٹ شری گردوارہ صاحب اور دیگران

1 دسمبر 1999

ایس۔ پی۔ کردوکر اور سید۔ شاہ محمد قادری، جسٹسز

سکھ گوردوارہ ایکٹ، 1925 - دفعات (3)5، (3)10 اور 28 - عنوان کی بنیاد پر غیر متنازعہ نوٹیفائیڈ جائیداد کے قبضے کے لیے مقدمہ - حد میعاد کی بنیاد پر چیلنج کیا گیا - اسی جائیداد کے سلسلے میں حد میعاد کے اندر قائم کیا گیا سابقہ مقدمہ حکم دیا گیا - علامتی قبضہ حاصل کیا گیا - عمل میں اس کے سلسلے میں کوئی حق یا ٹائیٹل کا دعویٰ نہیں کیا گیا - منعقد کیا گیا، ان حقائق پر کہ ایکٹ کی دفعہ 28 میں مقرر کردہ حد مؤخر الذکر کے مقدمے پر لاگو نہیں ہوگی - حد ایکٹ کی دفعہ (2) 29 میں بیان کردہ حد لاگو ہوگی - حد ایکٹ، 1963 - دفعہ (2)29۔

مدعا علیہ نمبر 1 مدعی نے اپیل گزاروں اور مدعا علیہ نمبر 2 سے 4، پی کے قانونی نمائندوں اور مذکورہ مقدمے میں مدعا علیہان کے خلاف متدعویہ زمین پر قبضے کے لیے مقدمہ دائر کیا۔ مقدمہ کی زمین اصل میں آر کی تھی جس نے اسے گوردوارہ صاحب کے حق میں تحفے میں دیا تھا جب کہ اسے پی کے پاس رہن دار کے طور پر رکھا گیا تھا۔ رہن کو آر نے چھڑایا اور دعویٰ جائیداد کو گوردوارہ صاحب کے نام پر ریونیو ریکارڈ میں تبدیل کر دیا گیا۔ گوردوارہ کو سکھ گوردوارہ قرار دیا گیا اور شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے مقامی کمیٹی کے خلاف دعویٰ جائیداد پر قبضے کی بازیابی کے لیے مقدمہ دائر کیا جس کا حکم دیا گیا تھا لیکن اس پر عمل درآمد میں اسے صرف علامتی قبضہ مل سکتا تھا اور اصل قبضہ پی کے پاس ہی رہا۔ مطلع کیے جانے پر، مدعا علیہ۔ نمبر 1 نے کرایہ کی وصولی کے لیے اسسٹنٹ کلکٹر کے سامنے پی کے خلاف کارروائی شروع کی جسے یہ کہتے ہوئے مسترد کر دیا گیا کہ پی نہ تو رہن دار تھا اور نہ ہی مقدمہ کی زمین کا کرایہ دار۔

اس کے بعد، مدعا علیہ نمبر 1 نے مذکورہ مقدمہ دائر کیا جسے اس بنیاد پر خارج کر دیا گیا کہ مقدمہ سکھ گوردوارہ ایکٹ کی دفعہ 28 کے تحت اور حد بندی ایکٹ کے تحت بھی حد سے باہر تھا کیونکہ مدعا علیہان کو قبضہ

مخالفانہ میں سمجھا گیا تھا۔ مدعا علیہ نمبر 1 کی طرف سے دائر اپیل میں، پہلی اپیلٹ عدالت نے فیصلہ دیا کہ اس مقدمے کو سکھ گوردوارہ ایکٹ کی دفعہ 28 کے تحت حد بندی سے روکا گیا تھا لیکن حد بندی ایکٹ کے تحت نہیں کیونکہ مدعا علیہان دعویٰ جائیداد پر قبضہ مخالفانہ ثابت کرنے میں ناکام رہے تھے۔ مدعا علیہ نمبر 1 نے عدالت عالیہ کے سامنے دوسری اپیل دائر کی جس میں کہا گیا کہ مقدمہ حق پر مبنی تھا اور دوسرا مقدمہ سکھ گوردوارہ ایکٹ کی دفعہ 28 میں مقرر کردہ حدود سے منع نہیں تھا۔ لہذا، مدعا علیہان کی طرف سے یہ اپیل۔

اپیل گزاروں نے دعوی کیا کہ اس مقدمے کو سکھ گوردوارہ ایکٹ کی دفعہ 28 کے تحت حد سے روک دیا گیا تھا کیونکہ یہ نوٹیفکیشن کی تاریخ سے 90 دن کے اندر دائر نہیں کیا گیا تھا۔

مدعا علیہ نمبر 1 نے دعوی کیا کہ سکھ گوردوارہ ایکٹ کی دفعہ 28 کے تحت زیر غور مقدمہ پہلے مقامی کمیٹی کے خلاف دائر کیا گیا تھا۔ اور یہ کہ موجودہ مقدمہ لمیٹیشن ایکٹ کے زیر انتظام ٹائٹل پر مبنی تھا اور درج ذیل عدالتوں کے نتائج کے پیش نظر، مقدمہ حد کے اندر تھا۔

اپیل مسترد کرتے ہوئے عدالت نے

منعقد: 1. دفعہ 5 کی ذیلی دفعہ (3) یا دفعہ 10 کی ذیلی دفعہ (3) کے تحت نوٹیفکیشن میں شامل جائیدادوں کو سکھ گوردوارہ ایکٹ کی دفعہ 28 کے تحت غیر متنازعہ جائیدادوں کے طور پر مانا جاتا ہے۔ دفعہ 28 کی ذیلی دفعہ (1) ایسے نوٹیفائیڈ جائیدادوں کے سلسلے میں گردوارہ کی جانب سے دو شرائط کے تحت مقدمہ دائر کرنے کے قابل بناتی ہے- (1) متعلقہ گردوارہ زیر بحث جائیداد پر فوری قبضہ کرنے کا حقدار ہے اور (2) اس طرح کے نوٹیفکیشن کی اشاعت کی تاریخ پر اس کے قبضے میں نہیں ہے۔ دفعہ 28 کی ذیلی دفعہ (2) مقدمہ لانے کے لیے 90 دن کی حد مقرر کرتی ہے اور حکم دیتی ہے کہ جائیداد پر قبضہ کرنے کے لیے گردوارہ کی جانب سے مذکورہ مدت ختم ہونے کے بعد کوئی مقدمہ دائر نہیں کیا جائے گا سوائے اس کے کہ اس طرح کے نوٹیفکیشن کی اشاعت کی تاریخ کے بعد گردوارہ کو بے دخل کر دیا جائے۔ اس نوعیت کے مقدمے کے لیے اس کے تحت حد کی کوئی مدت مقرر نہیں کی گئی ہے اور اس لیے یہ بھارتیہ لمیٹیشن ایکٹ کے تحت ہوگا۔ (122-سی-ایف؛ 123-اے)

2.1. اس بات پر کوئی اختلاف نہیں ہے کہ دعویٰ جائیداد ایک نوٹیفائیڈ جائیداد ہے۔ دفعہ 28 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت زیر غور مقدمہ ذیلی دفعہ (2) میں متعین مدت کے اندر گرودوارہ کی مقامی کمیٹی کے خلاف لایا گیا تھا جو مقدمہ کی زمین کا انتظام کر رہی تھی۔ اس مقدمے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس مقدمے میں منظور کیے گئے فرمان پر عمل درآمد کرتے ہوئے علامتی قبضہ حاصل کیا گیا۔ مدعا علیہان کی طرف سے نیچے کی عدالتوں

کے سامنے ایسا کوئی مواد پیش نہیں کیا گیا جس سے یہ ظاہر ہو کہ علامتی ملکیت کے حوالے کرنے کو چیلنج کیا گیا تھا یا عملداری کی کارروائی میں دعویٰ جائیداد میں کسی حق یا حق کا دعوی کیا گیا تھا۔ نیچے کی عدالتوں نے فیصلہ دیا ہے کہ مدعا علیہان نے قبضہ مخالفانہ سے اپنے ٹائٹل کو مکمل نہیں کیا اور اس نتیجے کو چیلنج نہیں کیا گیا۔(123-بی-سی؛ای)

2.2. ایکٹ کے دفعہ 28 میں مذکور 90 دنوں کی حد کی مدت زیر بحث مقدمے پر لاگو نہیں ہوتی ہے، اس لیے اسے اس میں بیان کردہ حد سے منع نہیں کہا جا سکتا۔ یہ مقدمہ دفعہ 28 کی ذیلی دفعہ (2) کے آخری حصے میں آتا ہے جس پر انڈین لمیٹیشن ایکٹ میں متعین حد کی مدت لاگو ہوتی ہے۔(123-ایف)

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1998 کی دیوانی اپیل نمبر 774۔

1978 کے آر ایس اے نمبر 1044 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 16.12.87 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے اشوک۔کے۔مہاجن۔

جواب دہندگان کے لیے ہردیو سنگھ اور محترمہ مدھو مولچندانی۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

سید شاہ محمد قادری، جسٹس: اس اپیل میں چیلنج کے تحت فیصلہ اور فرمان، خصوصی اجازت کے ذریعے، 1978 کی دوسری اپیل نمبر 1044 میں پنجاب اور ہریانہ، چندی گڑھ کی عدالت عالیہ نے 16 دسمبر 1987 کو منظور کیا تھا۔ اپیل مدعا علیہ نمبر 1 (جسے اس فیصلے میں 'مدعی' کہا گیا ہے) کی طرف سے اپیل گزاروں اور مدعا علیہ نمبر 2 سے 4 کے خلاف دائر کیے گئے مقدمے سے پیدا ہوتی ہے جو پریتم سنگھ (جسے اس فیصلے میں 'مدعا علیہان' کہا گیا ہے) کے قانونی نمائندے ہیں تاکہ ضلع پٹیالہ کے گاؤں بلبھر تحصیل میں واقع 160 کنال 16 مرلہ کی زرعی آراضی پر قبضہ حاصل کیا جا سکے (جسے اس کے بعد 'سوٹ لینڈ' کہا گیا ہے)۔

22 اپریل 1969 کو مدعی کے حق کی بنیاد پر مقدمہ دائر کیا گیا۔ دعویٰ جائیداد اصل میں ایک رام سنگھ کی تھی جس نے اسے 1951 میں گوردوارہ صاحب کے حق میں تحفے میں دیا تھا جب کہ یہ پریتم سنگھ کے پاس رہن دار کے طور پر تھی۔ بعد میں، رہن کو رام سنگھ نے چھڑایا اور دعویٰ جائیداد کو گوردوارہ صاحب کے نام سے ریونیو ریکارڈ میں تبدیل کر دیا گیا لیکن یہ پریتم سنگھ کے قبضے میں ہی رہی۔ گوردوارہ کو سکھ گوردوارہ قرار دینے کے بعد، شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی، امرتسر نے مقامی کمیٹی کے خلاف دعویٰ جائیداد پر قبضے کی بازیابی کے لیے مقدمہ دائر کیا جو اس کے اختیار و انتظام تھی۔ اس مقدمے کا حکم یکم دسمبر 1964 کو دیا

گیا۔فرمان پر عمل درآمد میں دعویٰ جائیداد کا اصل قبضہ پریتم سنگھ سے نہیں لیا جا سکا، اس کے بجائے صرف علامتی قبضہ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کو دیا گیا۔ مدعی کو پنجاب حکومت نے 1965 میں مطلع کیا تھا۔اس کے بعد اس نے پریتم سنگھ کے خلاف اسسٹنٹ کلکٹر، فرسٹ گریڈ کے سامنے کرایے کی وصولی کے لیے کارروائی شروع کی۔ 31 اکتوبر 1968 کو اس دعوے کو یہ کہتے ہوئے مسترد کر دیا گیا کہ پریتم سنگھ نہ تو رہن دار تھا اور نہ ہی دعویٰ جائیداد کا کرایہ دار۔اس کے کچھ عرصے بعد مذکورہ پریتم سنگھ کی موت ہو گئی اور 22 اپریل 1969 کو مدعا علیہان کے خلاف موجودہ مقدمہ دائر کیا گیا۔

مدعا علیہان نے مدعی کی ملکیت، سابقہ مقدمے کے علم اور مذکورہ پریتم سنگھ سے دعویٰ جائیداد پر علامتی قبضہ لینے سے انکار کرتے ہوئے اس مقدمے کی مخالفت کی۔ یہ استدعا کی گئی کہ اس مقدمے کو سکھ گوردوارہ ایکٹ، 1925 کی دفعہ 28 کے تحت حد بندی کے ذریعے روک دیا گیا تھا اور یہ کہ اپنی موت تک پریتم سنگھ دعویٰ جائیداد کے قبضے میں تھے اور اس کے بعد وہ اس کے قبضہ مخالفانہ میں تھے، اس لیے مدعی کا ٹائٹل، اگر کوئی ہو، ختم کر دیا گیا۔

ریکارڈ پر موجود تمام شواہد پر غور کرنے پر، ٹرائل کورٹ نے فیصلہ دیا کہ سکھ گوردوارہ ایکٹ کی دفعہ 28 کے تحت مقدمہ حد سے باہر تھا اور مدعا علیہان کو 1952 سے قبضہ مخالفانہ میں سمجھا جائے گا اور اسی وجہ سے بھی مقدمہ محدود تھا۔اس طرح 4 نومبر 1974 کو مقدمہ خارج کر دیا گیا۔

مدعی نے ایڈیشنل ضلعی جج، پٹیالہ کے سامنے اپیل میں معاملہ اٹھایا۔اپیلٹ کورٹ نے درج ذیل اضافی مسئلہ نمبر 9-اے تیار کیا اور ٹرائل کورٹ سے فیصلہ طلب کیا۔

"9-اے۔ آیا مدعا علیہان متنازعہ جائیداد کے قبضہ مخالفانہ میں ہیں اور اگر ایسا ہے تو اس کا اثر کب سے اور کیا ہے؟

ٹرائل کورٹ نے یہ نتیجہ واپس کر دیا کہ مدعا علیہان دعویٰ جائیداد پر قبضہ مخالفانہ ثابت کرنے میں ناکام رہے۔اس نتیجے کو فرسٹ اپیلیٹ کورٹ نے قبول کر لیا تھا اور یہ فیصلہ دیا گیا تھا کہ لمیٹیشن ایکٹ کے تحت مقدمہ ممنوع نہیں تھا۔ تاہم، ٹرائل کورٹ سے اتفاق کرتے ہوئے کہ سکھ گوردوارہ ایکٹ کی دفعہ 28 کے تحت مقدمہ روک دیا گیا تھا، پہلی اپیلٹ عدالت نے 8 مارچ 1978 کو اپیل کو مسترد کر دیا۔

مدعی نے پنجاب اور ہریانہ کی ہائی کورٹ میں 1978 کی دوسری اپیل نمبر 1044 دائر کی جس میں پہلی اپیل کورٹ کے فیصلے اور حکم نامے کی درستگی کو چیلنج کیا گیا۔ ہائی کورٹ نے یہ موقف اختیار کیا کہ مقدمہ عنوان پر مبنی ہے نہ کہ تصرف پر۔ یہ مدعا علیہان کے لیے یہ ثابت کرنا تھا کہ وہ ناجائز قبضے سے دعویٰ جائیداد

کے مالک بن گئے جسے وہ کرنے میں ناکام رہے۔ اس نے پہلی اپیل کورٹ کے اس فیصلے سے اتفاق ظاہر کیا کہ مقدمے کو حد بندی ایکٹ کے تحت روکا نہیں گیا تھا اور کہا گیا تھا کہ سکھ گرودواروں کے ایکٹ کے دفعہ 28 میں بیان کردہ حد کی بنیاد پر مدعی غیر موزوں نہیں ہوسکتا۔ اس طرح ہائی کورٹ نے دوسری اپیل کی اجازت دی اور 16 دسمبر 1987 کو مقدمے کا فیصلہ سنایا۔ یہ اپیل دائر کرنا اس فیصلے اور حکم نامے کے خلاف ہے۔

اپیل گزار کے وکیل، مسٹر اشوک کے مہاجن نے دلیل دی کہ حد بندی قانون کی دفعہ (2)29 کے تحت، خصوصی قانون کے تحت مقرر کردہ حد بندی کی مدت صرف اور سکھ گوردوارہ قانون کی دفعہ (1)28 کی دفعات کے پیش نظر لاگو ہوگی۔ یہ مقدمہ یکم نومبر 1962 کے نوٹیفکیشن کے 90 دنوں کے اندر دائر کیا جانا چاہیے تھا لیکن یہ 22 اپریل 1969 کو دائر کیا گیا تھا لہذا اسے واضح طور پر روک دیا گیا تھا؛ کہ عدالت عالیہ نے غلط طور پر فیصلہ دیا کہ یہ مقدمہ لمیٹیشن ایکٹ کے تحت حدود میں تھا اور دوسری اپیل کی اجازت دی۔

پہلے مدعا علیہ کے فاضل وکیل، مسٹر ہردیو سنگھ نے دلیل دی کہ سکھ گوردوارہ ایکٹ کی دفعہ 28 کے تحت زیر غور مقدمہ پہلے مقامی کمیٹی کے خلاف دائر کیا گیا تھا اور یہ کہ موجودہ مقدمہ عنوان کی بنیاد پر دائر کیا گیا تھا، لہذا، یہ حد بندی ایکٹ کے تحت ہوگا اور اس مقدمے کے تحت عدالتوں کے نتائج کے پیش نظر عدالت عالیہ نے اسے حد بندی کے اندر قرار دیا تھا۔

سماعت میں اٹھائے گئے تنازعات اور علمی وکیل کی تحریری عرضیوں پر، درج ذیل سوال زیر غور آتا ہے کہ کیا سکھ گوردوارہ ایکٹ کی دفعہ 28 میں متعین حد کی مدت مدعی کی طرف سے مدعا علیہان کے خلاف دائر مقدمے پر لاگو ہوتی ہے؟

یہاں، سکھ گوردوارہ ایکٹ، 1925 کی دفعہ 28 کو پڑھنا مفید ہوگا جو ذیل میں نکالی گئی ہے:

.28 "نوٹیفائیڈ سکھ گوردواروں کی جانب سے غیر متنازعہ جائیداد کے قبضے کے لیے مقدمے۔

(1) جب دفعہ 5 کی ذیلی دفعہ (3) یا دفعہ 10 کی ذیلی دفعہ (3) توضیعات کے تحت کوئی نوٹیفکیشن شائع کیا گیا ہو تو متعلقہ گردوارہ کی کمیٹی گردوارہ کی جانب سے کسی ایسی جائیداد پر قبضہ کرنے کے لیے مقدمہ دائر کرسکتی ہے جس میں ملکیت کا حق اس طرح کے نوٹیفکیشن میں متعین کیا گیا ہو، بشرطیکہ متعلقہ گردوارہ زیر بحث جائیداد پر فوری قبضہ کرنے کا حقدار ہو، اور اس طرح کے نوٹیفکیشن کی اشاعت کی تاریخ پر اس کے قبضے میں نہ ہو۔

(2) مقدمہ اصل دائرہ اختیار کی پرنسپل عدالت میں دائر کیا جائے گا جس میں زیر بحث جائیداد اس طرح کے نوٹیفکیشن کی اشاعت کی تاریخ سے نوے دن کی مدت کے اندر واقع ہے، یا کمیٹی کی تشکیل کی

تاریخ سے، جو بھی بعد میں ہو، اور اگر اس مدت کے اندر جائیداد پر قبضہ کرنے کے لیے مقدمہ دائر نہیں کیا جاتا ہے تو اس کے بعد کسی بھی عدالت میں کوئی مقدمہ دائر نہیں کیا جائے گا سوائے اس کے کہ اس طرح کے نوٹیفکیشن کی اشاعت کی تاریخ کے بعد گردوارہ کو بے دخل کر دیا گیا ہو۔

دفعہ 28 نوٹیفائیڈ سکھ گوردواروں کی جانب سے غیر متنازعہ جائیداد کے قبضے کی وصولی کے مقدمات سے متعلق ہے۔ سکھ گوردوارہ ایکٹ کی اسکیم کے تحت گردواروں اور ان کی جائیدادوں کی ایک مربوط فہرست شائع کی گئی اور اگر کوئی دعوے ہوں تو مقررہ وقت کے اندر ان پر غور کیا گیا۔ جہاں دفعہ 5 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت کوئی دعوی نہیں کیا گیا تھا، دفعہ 5 کی ذیلی دفعہ (3) کے تحت ایک نوٹیفکیشن جاری کیا گیا تھا جس میں یہ واضح کیا گیا تھا کہ اس میں مذکور کسی بھی جائیداد میں حق، ملکیت یا مفاد کے حوالے سے کوئی دعوی نہیں کیا گیا تھا اور ایسا نوٹیفکیشن اس حقیقت کا حتمی ثبوت ہے کہ گوردواروں اور نوٹیفکیشن میں بیان کردہ جائیدادوں میں کسی بھی حق، ملکیت یا مفاد کے حوالے سے ایسا کوئی دعوی نہیں کیا گیا تھا۔ دفعہ 7 کی ذیلی دفعہ (3) کے تحت شائع فہرست میں شامل جائیدادوں کے حوالے سے دفعہ 10 کی ذیلی دفعہ (3) کے تحت جاری کردہ نوٹیفکیشن کے حوالے سے بھی یہی موقف ہے۔ مذکورہ نوٹیفکیشن میں شامل جائیدادوں کو سکھ گوردوارہ ایکٹ کی دفعہ 28 کے تحت غیر متنازعہ جائیدادوں کے طور پر مانا جاتا ہے۔

اب، اوپر نکالی گئی توضیعات سادہ طور پر پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ دفعہ 28 کی ذیلی دفعہ (1) متعلقہ گردوارہ کی کمیٹی کو کسی بھی جائیداد کی ملکیت کے لیے گردوارہ کی جانب سے مقدمہ دائر کرنے کے قابل بناتی ہے، ایک ملکیتی حق جس کی وضاحت اس طرح کے نوٹیفکیشن میں دو شرائط کے ساتھ کی گئی ہے-(1) کہ متعلقہ گردوارہ زیر بحث جائیداد پر فوری قبضہ کرنے کا حقدار ہے اور (2) اس طرح کے نوٹیفکیشن کی اشاعت کی تاریخ پر اس کا قبضہ نہیں ہے۔ دفعہ 28 کی ذیلی دفعہ (2) کے تین حصے ہیں: پہلا یہ بتاتا ہے کہ ایسا مقدمہ اصل دائرہ اختیار کی پرنسپل عدالت میں قائم کیا جائے گا جس میں زیر بحث جائیداد واقع ہے۔ دوسرا مقدمہ لانے کے لیے نوے دن کی حد مقرر کرتا ہے (ذیلی دفعہ (1) میں مذکور نوٹیفکیشن کی اشاعت کی تاریخ سے یا کمیٹی کی تشکیل کی تاریخ میں سے جو بھی بعد میں ہو) اور تیسرا نوے دن کی مذکورہ مدت کے اندر اس طرح کا مقدمہ قائم کرنے میں ناکامی کے نتیجے کا اعلان کرتا ہے اور یہ حکم دیتا ہے کہ جائیداد پر قبضہ کرنے کے لیے گردوارہ کی جانب سے بعد میں کوئی مقدمہ کسی بھی عدالت میں قائم نہیں کیا جائے گا سوائے اس کے کہ اس طرح کے نوٹیفکیشن کی اشاعت کی تاریخ کے بعد گردوارہ کو بے دخل کرنے کی بنیاد۔ اس نوعیت کے مقدمے کے لیے اس کے تحت حد کی کوئی مدت مقرر نہیں کی گئی ہے لہذا یہ بھارتیہ لمیٹیشن ایکٹ کے تحت ہوگا۔

فوری صورت میں، اس بات پر کوئی تنازعہ نہیں ہے کہ دعویٰ جائیداد ایک مطلع شدہ جائیداد ہے۔ دفعہ 28 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت زیرِ غور مقدمہ ذیلی دفعہ (2) میں متعین مدت کے اندر گردوارہ کی مقامی کمیٹی کے خلاف لایا گیا تھا جو دعویٰ جائیداد کا انتظام کر رہی تھی۔ اس مقدمے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس مقدمے میں منظور کیے گئے فرمان پر عمل درآمد میں علامتی قبضہ پریتم سنگھ سے حاصل کیا گیا تھا کیونکہ وہ مقدمے میں فریق نہیں تھا۔ ہم نے اصل ریکارڈ کا جائزہ لیا ہے۔ عملداری کی کارروائی میں ضمانت دار کی رپورٹ میں یہ ذکر کیا گیا تھا کہ مقدمے کی زمین کا علامتی قبضہ فرمان ہولڈر کو دیا گیا تھا۔ مدعا علیہان کی طرف سے نیچے کی عدالتوں کے سامنے ایسا کوئی مواد پیش نہیں کیا گیا جس سے یہ ظاہر ہو کہ پریتم سنگھ نے علامتی ملکیت کے حوالے کرنے کو چیلنج کیا یا عملداری کی کارروائی میں مقدمے میں کسی حق یا حق کا دعوی کیا اور اسے برقرار رکھا گیا۔ یہ تب ہوا جب مذکورہ پریتم سنگھ نے کرایہ داری سے انکار کیا اور اسسٹنٹ کلکٹر فرسٹ گریڈ نے فیصلہ دیا کہ وہ نہ تو رہن دار ہے اور نہ ہی کرایہ دار، مدعی نے مدعا علیہان کے خلاف موجودہ مقدمہ دائر کیا تاکہ دعویٰ جائیداد پر قبضہ حاصل کیا جا سکے۔ یہ مقدمہ اسی نوعیت کا ہے جس کا حوالہ دفعہ 28 کی ذیلی دفعہ (2) کے تیسرے حصے میں دیا گیا ہے، جس کا حوالہ اوپر دیا گیا ہے۔ اس بنیاد پر کہ نوٹیفکیشن کی اشاعت کے بعد ہی مدعی کے سامنے نالش پیدا ہوا، اس نے دعویٰ جائیداد کی بازیابی کے لیے مقدمہ دائر کیا۔ پہلی اپیلٹ عدالت کے ساتھ ساتھ عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ مدعا علیہان نے قبضہ مخالفانہ سے اپنے لقب کو مکمل نہیں کیا اور اس نتیجے کو چیلنج نہیں کیا گیا۔

مذکورہ بحث سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ دفعہ 28 میں مذکور نوے دنوں کی حد کی مدت موجودہ مقدمے پر لاگو نہیں ہوتی ہے، اس لیے اسے اس میں بیان کردہ حد سے روک نہیں کہا جا سکتا۔ یہ مقدمہ دفعہ 28 کی ذیلی دفعہ (2) کے تیسرے حصے میں آتا ہے جس پر انڈین لمیٹیشن ایکٹ میں متعین حد کی مدت لاگو ہوتی ہے۔ پہلی اپیلٹ عدالت اور عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا ہے کہ یہ مقدمہ لمیٹیشن ایکٹ کے تحت ممنوع نہیں ہے۔ لہٰذا عدالت عالیہ نے مدعی کے مقدمے کا صحیح فیصلہ دیا ہے۔ ہمیں اپیل کے تحت فیصلے اور فرمان میں کوئی غیر قانونی حیثیت نہیں ملتی ہے۔ اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اس کے مطابق اسے خارج کر دیا جاتا ہے لیکن مقدمے کے حالات میں بغیر کسی قیمت کے۔

اے۔ کے۔ ٹی۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔